سوال

(326)ایک مجلس کی طلاقیں صرف ایک طلاق شمار ہوتی ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے غصہ میں آکراپنی بیوی کودودفعہ طلاق کا لفظ کہہ دیا۔ جب تیسری دفعہ کہنے لگا تومیری بہن نے مجھے کہا کہ بھائی جان !کچھ سمجھ داری سے کام لو یہ کیا کہہ رہے ہو، میں نے پھر کہہ دیا کہ میں اگر اسے اپنے گھر میں رکھوں تو میری ماں ، بہن ہے یہ ساری باتیں غصے میں ہوئیں ۔ قرآن وحدیث کے مطابق اب میرے لئے کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ ہمارے معاشرے میں طلاق کا مسئلہ انتہائی نزاکت کا حامل ہے ، لیکن ہم اس قدر اس کے متعلق غیر محتاط واقع ہوتے ہیں کہ معمولی سی ناگواری کی بنا پر اپنی بیوی کو طلاق ، طلاق ، طلاق کہہ دینا ایک عام رواج بن چکا ہے ۔ طلاق دینا اگرچہ جائز اور حلال عمل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی ناپسندیدگی کا باعث ہے ، اگرچہ بعض دفعہ انسان اس قدر مجبور ہوجاتا ہے کہ اس تیر کو اپنے ترکش سے نکالنا پڑتا ہے ، لیکن اگر شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق طلاق دی جائے تو انسان کو بعد میں ندامت یا شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رواجی طریقہ طلاق کو نہ صرف ناپسند فرمایا ہے بلکہ اسے اللہ کی کتاب کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف قرار دیا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے اس انداز میں طلاق دی تو آپ بہت ناراض ہوئے ، آپ کی ناراضی کو دیکھتے ہوئے ایک دوسرے شخص نے کہا اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اسے قتل کردوں ۔ [نسائی ، الطلاق : ۳۴۳۰]

صورت مسئولہ میں ہمارے نزدیک یہ ایک رجعی طلاق ہے چونکہ سائل نے اپنی بیوی کو ماں نہیں کہا ہے ، اگرچہ ایسا کہنا بہت فضول اور ناپسندیدہ بات ہے ، تاہم مالکیہ کہتے ہیں کہ یہ بھی ظہار ہے اور حنابلہ کا کہنا ہے کہ اس قسم کی بات اگر جھگڑے اور غصے کی حالت میں کہی گئی ہے تو ظہار ہے ۔ بصورت دیگر یہ ظہار نہیں گویا بہت ہی بے ہودہ بات ہے ۔ واضح رہے کہ ظہار کا کفارہ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے ۔ ہمارے نزدیک اگرچہ ایسے حالات میں اپنی بیوی کو ماں یا بہن کہنا ظہار نہیں ہے کیونکہ ظہار میں تشبیہ کا معنی پایا جانا ضروری ہے جو موجودہ صورت میں نہیں ہے ، تاہم شریعت نے اس انداز کو بھی پسند نہیں فرمایا ہے خاوند کو چاہیے کہ وہ آیندہ ایسی حرکات کا اعادہ نہ کرے ۔ اس بنا پر یاددہانی کا تازیانہ ضرور ہونا چاہیے جو آیندہ اس کے سر پر لٹکتا رہے ۔ اس کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ وہ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے اور اللہ کے حضور اپنی توبہ اور استغفار کا نذرانہ پیش کرے ۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:344